باب: 7

سِرَاجٌ مُنِيرٌ

اللہ تعالیٰ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۔

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۔

{اے نبی ہم نے آپ کو شاہد اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔

اور اللہ کے حکم سے، آپ اللہ کی طرف بلانے والے روشن چراغ ہیں۔

اور آپ ایمان داروں کو بشارت دیں کہ یہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہوا ہے(33:45,46,47)}

ذرا غور فرمایئے! اللہ تعالیٰ یہاں اپنے رسول کو سِرَاجٌ مُنِيرٌ یعنی" اجلے روشن چراغ "سے تعبیر کر رہا ہے۔اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے آپؐ کے اس عمل کو اللہ کی طرف سے "بڑا فضل "قرار دے رہا ہے۔کیوں نہ ہو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا میں آمد، دراصل ظلمت میں ڈوبے معاشرہ کی اصلاح کرنا تھی۔ وہ معاشرہ جہاں دولت کا گھمنڈ، خاندان کی اونچ نیچ، کمزوروں پر ظلم کرنا، عورتوں کو دبانا اور بچیوں کی پیدائش پر ان کو زندہ در گور کر دینا تھا۔اس کے علاوہ سود، شراب اور جوئے جیسی لعنتیں تھیں۔جہاں بتوں کی پوجا اور شرک عام تھا۔ ایسے بیمار معاشرے کے علاج کے لیے ایک بڑے سماجی انقلاب کی ضرورت تھی۔یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ایسے معاشرے کے لیے ایک " روشن چراغ " کی مانند تھی۔ اور محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انقلابی عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے "بڑا فضل "ہی ثابت ہوا۔

جہاں تھا جہالت سے تاریک جس دم
محمدؐ چراغ ھدیٰ بن کے آئے

قرآن مجید میں آنحضورؐ کو شمس و قمر سے متعارف کرانے کی بجائے سِرَاجٌ مُنِیر فرمایا گیا، جس کا مطلب "اجلا روشن چراغ" ہے۔اس کی وجہ چراغ کی اپنی منفرد خوبیاں ہیں۔چراغ،تاریک رات میں اُجالے کا ذریعہ ہوتا ہے۔جب آپؐ دنیا میں تشریف لائے تورات کی تاریکی جیسا سیاہ ترین منظر نامہ چار سُو غالب تھا۔لہٰذا آپؐ کو قدرت نےسِرَاجٌ مُنِیر بنایا تا کہ اس وقت کے بجھے ہوئے چراغ تدریجی طور پر اس چراغِ روشن سے روشنی حاصل کریں اور ظلم وکفر کی تاریکی سے نکل کر ہدایت کے اجالے بکھیرتے رہیں۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اَنَا مِنْ نُوْرِ اللهِ وَ کُلُّهُمْ مِنْ نُّوْرِیْ

{میں اللہ کے نور سے ہوں اور باقی سب میرے نور سے ہیں}

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجٌ مُنِیرٌ ماننا ایمان کا تقاضا ہے۔آپؐ سراپا ہدایت اور نور ہیں کہ قرآن مجید کا ظہور آپؐ کی زبانِ مبارک سے ہوا۔ آپؐ،اپنے وجود میں، اپنے عمل میں، اوراپنے قول میں، غرض ہر اعتبار سے مستند اور مکمل دلیل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل کے نور سے مومنین راہ ہدایت پاتے ہیں اور وہ سرفراز ہو جاتے ہیں۔ جب کہ کفار کی آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں، سو وہ نظریں چُراتے ہیں اور اندھیروں میں غرق رہتے ہیں۔

بشیر کہیے نذیر کہیے، انھیں سِرَاجٌ مُنِیر کہیے
جو سربسر ہے کلامِ ربی،وہ میرے آقاؐ کی زندگی ہے

----- Ö -----

Siddiqui Publications